© rasailojaraid.com

رسائل و مسائل

اعضا کے عطیے کی مہم

سوال: آج کل الیکٹرانک میڈیا کے ذریعے لوگوں کو اِس بات کی ترغیب دی جارہی ہے کہ وہ فوت ہونے سے قبل اِس بات کی وصیّت کردیں کہ ان کے اعضاے جسمانی انسانیت کی فلاح کے لیے وقف ہیں اور اُن کے انتقال کے بعد ان کو نکال لینے کی مکمل اجازت ہے۔ اس عمل کو آرگن ڈونیشن کا نام دیا جاتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا شریعت کی رُو سے ایسا کرنا جائز ہے؟

جواب: عمومی انداز میں لوگوں کو اپنی وفات کے بعد اپنے اعضا عطیہ کرنے اور نکال دینے کی دعوت و ترغیب دینا درست نہیں ہے، اسے ختم کرنا چاہیے۔ اس لیے کہ اس طرح کی تشہیر کے نتیجے میں انسانی اعضا کی تجارت اور کاروبار کا سلسلہ بھی شروع ہوسکتا ہے جس کی قطعاً اجازت نہیں ہے۔ انسانی اعضا کا عطیہ اور پیوندکاری کو مفتی محمد شفیعؒ اور مولانا یوسف بنوریؒ کی سربراہی میں علما نے ناجائز قرار دیا ہے۔ مفکر اسلام مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کی بھی یہی راے تھی۔ احادیث سے احترامِ انسانیت کی جو ہدایت ملتی ہے، اس کا بھی یہی تقاضا ہے لیکن سعودی عرب، الجزائر، ملیشیا اور پاکستان کے بعض علما، جن میں شیخ القرآن مولانا گوہر رحمٰن بھی شامل ہیں، اضطراری حالت میں اسے جائز سمجھتے ہیں لیکن اس کے لیے چھے شرائط کی پابندی لازمی ہے۔ ان کے بغیر انسانی جسم کی چیرپھاڑ اور اعضا کی منتقلی نہیں کی جاسکتی۔ وہ شرائط یہ ہیں:

ا- مریض کی موت یا اس کے کسی عضو کے ضائع ہوجانے کا شدید خطرہ ہو۔

ب- ماہرین کی راے یہ ہو کہ انسانی عضو کی پیوندکاری سے مریض کے شفایاب ہونے کی قوی امید ہے اور اس عمل کی کامیابی کا غالب گمان ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ج- جس شخص کی لاش سے کوئی عضو لیا جائے، اس کے بارے میں قوی یقین ہو کہ وہ مر گیا ہے اور اس کے جسم میں زندگی کی کوئی رمق باقی نہیں رہی۔

د- اگر زندہ شخص کا کوئی عضو، مثلاً گردہ لیا جا رہا ہو تو اس صورت میں، جب کہ یہ یقین یا غالب گمان ہو کہ اس کی زندگی کو کوئی خطرہ نہیں ہے اور وہ اپنی خوشی سے یہ عطیہ دے رہا ہو۔

ھ- میت کے شرعی وارثوں نے اس کا کوئی عضو لینے کی اجازت دے دی ہو، اس لیے کہ وہ اس کی تدفین و تجہیز کے شرعاً ذمہ دار ہیں۔ اگر میت لاوارث ہو تو علاقے کا قاضی اس کا وارث ہے جس کی اجازت پر عضو لیا جا سکتا ہے (وصیّت کی صورت میں بھی اجازت ہے)۔

و- اس بات کا اطمینان حاصل کر لیا گیا ہو کہ اعضا کی پیوند کاری کا یہ عمل انسانی اعضا کے کاروبار کا ذریعہ ثابت نہیں ہوگا اور حکومتوں نے اس بارے میں قانون کے ذریعے عام انسدادی اور احتیاطی تدابیر اختیار کر لی ہوں۔ (بحوالہ تفہیم المسائل، ج ۳، ص ۱۸۷-۱۸۹)

میڈیا پر جس انداز سے تشہیر ہو رہی ہے اور جو کمپنیاں یہ تشہیر کر رہی ہیں، اس کے نتیجے میں مذکورہ تمام شرائط اور قدغنیں کالعدم ہو کر رہ جاتی ہیں۔ ان قدغنوں کا مقصد تو یہ ہے کہ اعضا کے لیے انسانی میت کی چیر پھاڑ اضطراری حالت میں نہایت محدود پیمانے پر ہو لیکن میڈیا کی تشہیر کے نتیجے میں لاشوں کی چیر پھاڑ کا کام بڑے پیمانے پر شروع ہونے کا اور اس کے کاروبار بن جانے کا بھی خطرہ ہے۔ اس لیے اس تشہیر کو روکنا چاہیے تاکہ جو حدیں لگائی گئی ہیں، وہ اپنی جگہ مؤثر رہیں اور محض اضطراری حالت میں اس ناگوار عمل کا ارتکاب کیا جائے۔ (مولانا عبدالمالک)

پلاٹ پر زکوٰۃ

س: ریٹائرمنٹ پر میں نے ساڑھے گیارہ لاکھ روپے کی رقم بنک میں رکھنے کے بجاے اس کا ایک پلاٹ خرید لیا۔ پلاٹ خریدتے وقت پیش نظر یہ تھا کہ:

۱- روپے کی قدر کم ہوتی رہتی ہے، جب کہ پلاٹ کی مالیت بڑھنے کی توقع ہے۔ اگر کسی وقت مناسب منافع ملا تو پلاٹ کو بیچا جا سکتا ہے (تاہم دو سال کا عرصہ گزر جانے کے باوجود پلاٹ کی قیمت میں اضافہ نہیں ہوا)۔

۲- گھریلو اخراجات ماہوار پنشن میں بمشکل پورے ہوتے ہیں۔ بعض اوقات غیر معمولی

© rasailojaraid.com